سوال

(707)جو شخص گناہ کا ارادہ کرے اور پھر گناہ نہ کرے تو۔۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا نفس مجھے کئی بار کسی برے کام کے کرنے یا بری بات کے کہنے پر اکساتا ہے لیکن اکثر اوقات میں ایسے برے قول و فعل سے باز رہتا ہوں تو کیا محض نفس کے اکسانے کی وجہ سے میں گناہ گار ہوں گا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کسی انسان کا نفس اسے کسی حرام کام پر اکسائے خواہ اس کا تعلق کسی واجب کے ترک یا حرام فعل کے ارتکاب سے ہو اور پھر وہ اس نفسیاتی خواہش کو ترک کرتے ہوئے واجب کو ادا کرے اور حرام کو ترک کردے تو اسے اجر و ثواب ملے گا کیونکہ اسنے حرام فعل کے ارتکاب کو اللہ تعالی کے لیے ترک کیا ہے۔ صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ اگر کوئی شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور پھر اسے عملی جامہ نہ پہنائے تو اس کے لیے ایک مکمل نیکی لکھ دی جاتی ہے، کیونکہ اس نے اس برائی کو اللہ عزوجل کے لیے ترک کیا ہے۔ یہاں اس مسئلہ کی قدرے تفصیل بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص کسی حرام کو ترک کرے تو کیا اسے اجر ملے گا یا نہیں ؟ جو شخص کسی حرام کام کو ترک کرتا ہے تو وہ تین حالات میں سے کسی ایک سے خالی نہیں ہوتا ہ :

1۔ اس لیے ترک کرتا ہے کہ وہ اس کے لیے تمام اسباب کو تو اختیار کرتا ہے مگر اسے سرانجام دینے سے عاجز و قاصر رہتا ہے تو ایسے شخص کو گناہ ہو گا کیونکہ حضرت ابو بکر کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے :

«إِذَا التَقَى المُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالقَاتِلُ وَالمَقْتُولُ فِي النَّارِ»، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا القَاتِلُ فَمَا بَالُ المَقْتُولِ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ»

(صحيح البخاري، الايمان باب وان طائفتان من امؤمنين اقتتلوا---ألخ ح :31 و صحيح مسلم، الفتن، باب اذا تواجه المسلمان بسيفهما، ح :2888)

''جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ اپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم رسید ہوں گے۔ میں نے عرض کیا : یارسول اللہ ﷺ یہ قاتل (تو ضرور جہنمی) ہے، مگر مقتول کیوں جہنمی ہو گا ؟ آپ نے فرمایا : اس لیے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کے قتل کا حریص تھا۔''

2۔ اللہ تعالی کے ڈر اور خوف کی وجہ سے اسے ترک کرتا ہے تو اسے ایک مکمل نیکی کا ثواب ملے گا کیونکہ اس نے حرام کام کو محض اللہ تعالی کے لیے ترک کیا ہوتا ہے۔

3۔ اس نے حرام کام کو اس لیے ترک کیا کہ بعد میں اس کے کرنے کا خیال ہی نہ آیا اور اسے اس نے کوئی اہمیت ہی نہ دی تو اسے نہ ثواب ملے گا اور نہ کوئی گناہ ہوگا۔

4۔ اس سلسلہ میں ایک چوتھی صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حرام کام اس نے عاجز و قاصر ہونے کی وجہ سے ترک یا اور پھر اس کے لیے ضرور اسباب و وسائل کو بھی استعمال نہ کیا۔ البتہ اس کام کے کرنے کی اس نیت ضرور تھی تو اسے نیت کے مطابق گناہ ہوگا، البتہ یہ اس شخص کی طرح نہیں ہے، جس نے اسباب و وسائل کو تو اختیار کیا، مگر اس حرام کا ارتکاب اس کے لیے ممکن نہ ہوا یعنی کم تر درجے کا گناہ گار رہو گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص535

محدث فتویٰ